الجامعۃ البنوریۃ العالمیۃ

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name :	**Asif Munir**	Serial No :	**18204**
Address :	**Chak No 259/E.B Burewala**	Date :	**12/4/2012**
Subject :	**BUSINESS**	Contact No:	
Writer :	طیب	Email :	

mera sawal hai k Forex Trading ka Karobar jaiz ha ya najaiz bouhat se log kehte hain k jaiz ha molvoin ko is k baray main full information nahi hai is liye wo ise najaiz kehte hain.plz aap is to search karain or tafseel se mujhay batain thanks.

میرا سوال یہ ہے کہ FOREX TRADING کا کاروبار جائز ہے یا ناجائز؟ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ جائز ہے، مولویوں کو اس کے بارے میں مکمل معلومات نہیں ہے، اس لئے وہ اسے ناجائز کہتے ہیں، برائے مہربانی آپ اس کے بارے میں معلومات حاصل کر کے مجھے تفصیل سے بتائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

فاریکس ٹریڈنگ بھی سود اور قمار کی ایک قسم ہے جس میں عام طور پر خرید و فروخت مقصود نہیں ہوتی بلکہ فرق برابر کر کے نفع کمانا مقصود ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کاروبار میں قبضہ کے بغیر ہی وہ چیز آگے بیچ دی جاتی ہے جو شرعاً جائز نہیں ہے اسلئے عام حالات میں تو یہ کاروبار قطعاً درست نہیں جس سے احتراز لازم ہے اور شریک ہو جانے کی صورت میں بھی فوراً ایسے کاروبار سے الگ ہونا لازم ہے۔ تاہم اگر کسی شخص کا کوئی وکیل اس طرح کے سامان (کرنسی وغیرہ) پر قبضہ کر کے آگے بیچے تو بلا شبہ اسکا نفع حلال ہوگا۔ مگر اس کاروبار میں عموماً ایسا نہیں ہوتا اسلئے اس سے احتراز لازم ہے۔

فی المشکوٰۃ: عن ابن عباس قال اما الذی نہی عنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فہو الطعام ان یباع حتی یقبض قال ابن عباس ولا احسب کل شئی الا مثلہ متفق علیہ (ص ۲۴۷)۔

وفی المرقاۃ: تحت قولہ (کل شئی الا مثلہ) ای مثل الطعام فی انہ لا یجوز للمشتری ان یبیعہ حتی یقبضہ۔ (ص ۷۷/۶)۔

وفی الہندیۃ: وشرطھا القبض فی بیع المشتری المنقول (ص ۳/ ج ۳)۔ واللہ اعلم بالصواب

محمد علی طیب عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۱۶ شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
یکم رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

کذلک الجواب
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۳ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ

۱۸۲۰۴
۱۴۳۴/۹/۶

16/7/13